REGD. No. L. 5254

— بسم اللہ الرحمٰن الرحیم —

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۵/۱۰ | ۳۱ صلح ۱۳۳۵ ہش - ۳۱ جنوری ۱۹۵۶ء | نمبر ۲۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۳۰ جنوری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:۔

طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت وسلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

اخبار احمدیہ

ربوہ ۳۰ جنوری۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طبیعت پہلے کی نسبت بہتر ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ کے متعلق کراچی کی تازہ اطلاع سے پتہ لگتا ہے۔ کہ ٹانگ کا درد کافی حد تک کم ہو چکا ہے اور دل اسنے میں بھی پہلے کی نسبت کمی ہے۔ لیکن گھبراہٹ کا دورہ اب بھی ہو جاتا ہے۔ اور رعشہ بھی ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ آپ کو شفائے کامل وعاجل عطا کرے آمین

خدام الاحمدیہ ربوہ کا ٹورنامنٹ

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام کبڈی۔ ہاکی۔ فٹ بال۔ والی بال اور میرو ڈبہ کا ایک ٹورنامنٹ منعقد کیا جا رہا ہے۔ جس میں ربوہ کی مختلف ٹیموں کے آپس میں میچ ہوں گے۔

۲۸ جنوری۔ دار الصدر شرقی حلقہ ج اور ۲۴

اپنے قلب اور ذہن پر اسلامی حکومت قائم کرنے کی کوشش کرو

اگر تم اپنے گھروں میں اسلامی تعلیم کو رواج دو گے تو نور کے چشمے تمہارے گھروں میں بہنے لگ جائیں گے

گورنمنٹ کالج لائلپور کے طلباء کی ایک پارٹی کو حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کی نصیحت

ربوہ ۳۰ جنوری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کل گورنمنٹ کالج لائلپور کے طلباء کی ایک پارٹی کو بعض بیش قیمت نصائح کرتے ہوئے انہیں اس امر کی طرف توجہ دلائی۔ کہ وہ اپنے قلب اور دماغ پر اسلامی حکومت قائم کرنے کی کوشش کریں۔ حضور نے فرمایا۔ اگر تم دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہوئے اپنے گھروں میں اسلامی تعلیم رواج دو گے۔ تو نور کے چشمے تمہارے گھروں میں بہنے لگ جائیں گے۔ طلباء کی پارٹی ربوہ کی پہاڑیوں اور اسکے ماحول کا تعلیمی جائزہ لینے کے لئے یہاں آئی تھی۔ پارٹی پچاس کے قریب طلباء پر مشتمل تھی۔ اور اس کی قیادت پروفیسر ظہور الدین صاحب قریشی فرما رہے تھے۔ پارٹی نے حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے علاوہ مرکزی دفاتر خلافت لائبریری اور ربوہ کے تعلیمی ادارے بھی دیکھے۔

جب یہ طلباء حضرت امام جماعت احمدیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضور نے ان کی اس درخواست پر کہ حضور انہیں کچھ نصائح فرمائیں۔ ان سے خطاب فرماتے ہوئے انہیں دین کو دنیا پر مقدم رکھنے اور روزمرہ کی زندگی میں اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی تلقین فرمائی۔ حضور نے فرمایا ایک مذہبی آدمی ہونے کی حیثیت سے میری سب سے بڑی نصیحت یہی ہے کہ آپ بھی اپنی دوسری مصروفیات سے کچھ وقت نکال کر قرآن مجید اور حدیث کا مطالعہ کیا کریں۔ اگر آپ روزانہ قرآن و حدیث کا مطالعہ شروع کر دیں گے اور روزمرہ کی زندگی میں اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہو کر اپنے قلوب و اذہان میں جو خود آپ کے اپنے اختیار میں ہیں اسلامی حکومت قائم کر لیں گے۔ تو ملک میں خود بخود اسلامی حکومت قائم ہو جائے گی۔ کیونکہ ایسی صورت میں ملک میں جو حکومت بھی قائم ہوگی۔ وہ ایسے افراد کے مجموعے سے بنے گی جو اسلامی تعلیم پر پوری طرح عمل پیرا ہوں گے۔

دوران تقریر میں حضور نے دینی تعلیم حاصل کرنے اور دینی خدمات بجا لانے کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرمایا۔ پس آپ اسلام کی تعلیم پر نہ صرف خود عمل کریں۔ بلکہ دوسروں کو بھی اس پر عمل پیرا ہونے کی تلقین کریں۔ اپنے گھروں میں اسلامی تعلیم کو رواج دیں۔ لغویات سے مجتنب رہیں۔ اور نمازوں کی پابندی کریں۔ اگر آپ لوگ میری اس نصیحت پر عمل کریں گے۔ تو خدا تعالیٰ کے فضل سے نور کے چشمے آپکے گھروں میں بہنے لگ جائیں گے۔

تقریر کے بعد حضور نے ازراہ شفقت تمام طلباء کو شرف مصافحہ بخشا۔ اس موقعہ پر ضلع لائلپور کے بعض معزز زمیندار حضرات بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ انہیں بھی حضور نے شرف مصافحہ بخشا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے بعد طلباء کی پارٹی کا ان کی اپنی خواہش پر ربوہ میں علم دین حاصل کرنے والے غیر ملکی طلباء سے بھی تعارف کرایا گیا۔ اور اس طرح ایک علیحدہ تقریب میں ان سب طلباء نے ایک دوسرے سے تعارف حاصل کیا۔

ربوہ میں مشہور روسی سائنسدان پروفیسر بردنوف کی آمد

پروفیسر موصوف کا تعلیم الاسلام کالج کے طلبہ سے خطاب

ربوہ ۳۰ جنوری روس کے مشہور سائنسدان پروفیسر بردنوف تعلیم الاسلام کالج یونین کی دعوت پر کل صبح دس بجے لاہور سے بذریعہ کار ربوہ تشریف لائے اور یونین کے زیر اہتمام تعلیم الاسلام کالج کے طلبہ سے خطاب فرمایا۔ پروفیسر موصوف نے ڈھاکہ میں پچھلے دنوں منعقد ہونے والی پاکستان سائنس کانفرنس میں روسی نمائندے کی حیثیت سے شرکت کی تھی۔ آپ لینن گراڈ یونیورسٹی میں پروفیسر ہیں اور سائنسی تحقیقات کے میدان میں خاص شہرت رکھتے ہیں۔

پروفیسر بردنوف کی تقریر سے قبل کالج یونین کے نائب صدر جناب سعید احمد رحمانی نے یونین کی طرف سے آپ کو خوش آمدید کہتے ہوئے آپ کی توجہ خاص طور پر اس امر کی طرف مبذول کرائی کہ ہم بحیثیت جماعت مذہبی بنیادوں پر روس۔ ان کے ملک سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے زار کی حکومت ختم ہونے سے بہت عرصہ قبل ہی اس کے زوال کی پیشگوئی فرمائی تھی۔ اور اس بارے میں ایک عظیم انقلاب کی خبر دی تھی۔ جو بعد میں حرف بحرف پوری ہوئی۔ پیشگوئی کا ایک حصہ پورا ہونا ابھی باقی ہے۔ چنانچہ وہ وقت بھی آئے گا۔ کہ جب روس اس عظیم روحانی انقلاب سے ہمکنار ہوگا۔ جو بانی سلسلہ کی بعثت کے نتیجے میں دنیا بھر میں برپا ہونا مقدر ہے۔

(باقی صفحہ ۴ پر)

۴۴ گول بازار کا کبڈی کا میچ دار الرحمت وسطی ب بلاک اور دار البرکات سے ہوا۔ مؤخر الذکر ٹیم ۲ نمبروں سے جیت گئی۔

۲۹ جنوری۔ دار الصدر غربی۔ جامعہ احمدیہ دار الرحمت غربی

تبلیغ اسلام کی غرض سے مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب کا عزم ہالینڈ

ربوہ ۳۰ جنوری۔ مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب تبلیغ اسلام کی غرض سے ہالینڈ جانے کے لئے آج صبح چناب ایکسپریس کے ذریعہ کراچی روانہ ہو گئے۔ اہل ربوہ نے کثیر تعداد میں سٹیشن پر جمع ہو کر آپ کو دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔ گاڑی روانہ ہونے سے قبل مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس نے اجتماعی دعا کرائی۔ اور گاڑی نعرۂ تکبیر اور اسلام زندہ باد کے پُرجوش نعروں کے درمیان اسٹیشن سے روانہ ہوئی۔ مکرم حافظ صاحب کراچی سے بذریعہ ہوائی جہاز ہالینڈ تشریف لے جائیں گے۔ احباب کرام بخیروعافیت منزل مقصود تک پہنچنے اور حصول مقاصد میں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۳۱ صلح ۱۳۳۵ھش

اسلامی ممالک میں اندرونی انتشار

حال ہی میں ایران میں جو واقعات ہوئے ہیں۔ اور نواب صفوی وغیرہ کو حکومت ایران نے جو سزائیں دی ہیں۔ ویسے ہی یہ امر افسوسناک ہونا چاہیئے۔ لیکن یہ افسوس انتہا کو پہنچ جاتا ہے۔ جب یہ واقعات ایک اسلامی ملک میں خاصکر اسلام ہی کے تعلق میں ظہور پذیر ہوتے ہیں۔ بعض دوسرے اسلامی ممالک کی طرح ایران میں بھی اسلام کے نام پر فدایان اسلام کے نام سے ایک پارٹی معرضِ وجود میں آئی ہوئی ہے۔ جس کی بظاہر غرض مصر کے اخوان المسلمون کی طرح اسلام کو غالب کرنا اور متقین کا برسر اقتدار لانا ہے۔

یہ جماعتیں زیادہ تر اس جذبہ کے ماتحت نمودار ہوتی ہیں۔ کہ اسلام اور اسلامی ممالک مغربی اقوام کے عروج کی وجہ سے پست حالت میں پہنچ گئے ہیں۔ جہاں تک خالص جذبہ کا تعلق ہے۔ یہ جذبہ بُرا نہیں ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ گو اسلامی اقوام کی پستی زیادہ تر ان کی اندرونی خرابیوں کی وجہ سے ہے۔ لیکن مغرب کے بڑھتے ہوئے سیلاب نے انہیں اور بھی معذور و مجبور کر دیا ہے۔

مادی طاقت کی بہتات کی وجہ سے آج مغربی اقوام ساری دنیا پر چھائی ہوئی ہیں۔ اور نہ صرف ایشیا اور افریقہ کے ممالک کے خارجہ معاملات پر ان کا قبضہ ہے۔ بلکہ وہ دراصل اندرونی معاملات میں بھی بڑی حد تک دخل انداز ہیں۔ اس وجہ سے لازماً بعض دردمند دلوں میں اپنے ملک اور اسلام کی بیچارگی پر رنج پیدا ہوتا ہے۔ جو بڑھتے بڑھتے آخر غصہ میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ اس لئے مختلف ممالک میں ایسی اسلامی پارٹیوں کا وجود جو سیاسی رنگ میں اسلام کی کھوئی ہوئی طاقت کو بحال دیکھنا چاہتی ہیں۔ بظاہر غیر فطری نہیں ہے۔ چنانچہ ایران میں بھی فدایانِ اسلام پارٹی اسی قدرتی بات کا نتیجہ ہے۔

جہاں تک جذبہ کا تعلق ہے۔ جیسا کہ ہم نے کہا ہے۔ یہ بُری بات نہیں ہے۔ کہ اسلام کے سیاسی غلبہ کے لئے جدوجہد کی جائے۔ لیکن ہمیں جس بات پر اعتراض ہے۔ وہ ان پارٹیوں کا طریقِ کار ہے۔ جو قطعاً اسلامی نہیں ہے۔ بلکہ سراسر لادینی ہے۔ جس کا نتیجہ خواہ ایسی کوئی پارٹی اپنے ملک میں کامیاب ہو یا نہ ہو۔ ہر طرح اسلام اور مسلمان اقوام کی بہبودی کے لئے سخت نقصان رساں ہے۔

ایران کو ہی لے لیجئے۔ یہاں اس غلط طریقِ کار کی وجہ سے نہ صرف بعض قابل شخصیتیں جو ملک و قوم کے لئے مفید ہو سکتی تھیں۔ قتل کر دی گئی ہیں۔ یا حکومت سے پھانسی پا گئی ہیں۔ اور اس طرح ملک کو دوہرا نقصان برداشت کرنا پڑا ہے۔ بلکہ خود اسلام کی اشاعت کے راستہ میں بھی رکاوٹیں پیدا ہوئی ہیں۔

اس بات کو سو فی صدی درست بھی مان لیا جائے کہ ایران اور دیگر اسلامی ممالک میں ایسے واقعات کے پیچھے غیر ممالک کا ہاتھ ہوتا ہے۔ اور مغربی اقوام اپنے مفاد کی خاطر اسلامی جماعتوں کو ایسے ممالک سے نیست و نابود کر دینا چاہتی ہیں۔ پھر بھی حقیقت یہی ہے۔ کہ مغربی اقوام جو فائدہ حاصل کر رہی ہیں۔ وہ ان پارٹیوں کے غلط طریقِ کار کی وجہ سے ہی حاصل کر رہی ہیں۔ جو انہیں سازباز کا اور بھی موقعہ بہم پہنچاتی ہیں۔ مغربی اقوام کی پالیسی اس تعلق میں صاف صاف یہی ہے۔ کہ ان ممالک میں ہر وقت بے چینی اور افراتفری کی فضا قائم رکھی جائے۔ تاکہ ان کا قابو بس قائم رہے۔ اب جو پارٹی خواہ اس کی نیت کتنی بھی اچھی ہو۔ اپنے ملک میں ایسی فضا قائم کرنے میں ممد و معاون بنتی ہے۔ وہ یقیناً براہِ راست دانستہ یا نادانستہ مغربی اقوام کے ہاتھ میں آلہ کار ہوتی ہے۔ اور بجائے اپنے مقصد میں کامیابی حاصل کرنے کے دشمنوں کی مقصد براری کرتی ہے اور جس برائی کو مٹانا چاہتی ہے۔ اسی کو ہی تقویت پہنچاتی ہے۔ جس کڑوے درخت کی جڑ اکھاڑنا چاہتی ہے۔ اسی کو سیراب و شاداب کر کے اور بھی استوار بناتی ہے۔

اس سلسلہ میں ایران کی آخری خبر ہے۔ کہ علامہ آیت اللہ کاشانی نے جنہیں حال ہی میں حکومت نے گرفتار کیا ہے۔ اس جرم کا اقبال کر لیا ہے۔ کہ انہوں نے ایران کے سابق وزیر اعظم جنرل علی رزم آرا کے قتل کے لئے فدایانِ اسلام کے کارکنوں کو اکسایا تھا۔ اگر سو فی صدی یہ تسلیم بھی کر لیا جائے۔ کہ علامہ کاشانی کا اقبال جرم دباؤ کا نتیجہ ہے۔ اور اگر انہیں اس جرم کی پاداش میں اس طرح گولی مار دی گئی۔ جس طرح دوسرے فدایانِ اسلام کو مار دی گئی ہے۔ تو یہ حکومت کا سخت استبدادی فعل ہو گا۔ اور عدل و انصاف کے خلاف اور ایران کے لئے سخت نقصان دہ ہو گا۔ تو پھر بھی یہ حقیقت اپنی جگہ قائم رہتی ہے۔ کہ یہ سب کچھ نتیجہ ہے اس غلط طریقِ کار کا جو اسلام کے نام پر کھڑی ہونے والی جماعتیں مختلف اسلامی ممالک میں غلط اور تعجیل پسند لیڈرشپ کے ماتحت اپنے مقاصد کے حصول کے لئے اختیار کر رہی ہیں۔ یہ کتنا رنج دہ اور افسوسناک امر ہے۔ کہ علامہ کاشانی جیسا عالم بعض سرپھرے لوگوں کی سرگرمیوں اور غلط کاریوں پر قربان کیا جا رہا ہے۔ اس سے بڑھ کر ملک میں جو فتنہ و فساد کی بنیاد استوار ہو رہی ہے۔ اس کا تصور کس قدر پر ہول اور دہشتناک ہے۔ کتنا عبرتناک امر ہے۔ کہ جو جماعتیں اسلام کی سرخروئی اور اس کے غلبہ کے لئے کھڑی ہوتی ہیں۔ جن کے ارادے ہمیں نیک ہی مان لینے چاہئیں۔ محض غلط طریقِ کار کی وجہ سے اسلام کی توہین اور اسلامی ممالک کی مزید کمزوری کا باعث بن رہی ہیں۔ اگر یہ جماعتیں چھٹتے ہی سیاسی اقتدار پر قبضہ کرنے کی جدوجہد کی بجائے باہم صلح و امن کا اسلامی طریقِ کار اختیار کرتیں۔ اور عوام کا جذبہ اخوت حب وطن ابھارنے اور اسلامی اصولوں پر حب وطن اور اخلاقی تربیت پر زور دیتیں۔ تو یقیناً وہ ملک و قوم کے لئے عظیم الشان کام کرتیں۔ اس طرح وہ اپنے اپنے ملک میں ایک ایسی ٹھوس بلند کردار مضبوط و استوار قوم معرضِ وجود میں لانے کا باعث بنتیں۔ کہ جنہیں کوئی سازش کوئی لالچ اپنے ملک و قوم کے مفاد کے خلاف عمل کرنے پر آمادہ نہ کر سکتے۔ اور دشمنانِ اسلام کا ہاتھ خود بخود ساکت و بیکار ہو کر رہ جاتا۔

سوچنے کی بات ہے۔ کہ جب ہم آپ ہی اپنے اندر انتشار کو ہوا دیتے ہیں۔ تو گویا ہم دوسروں کو دعوت دیتے ہیں۔ کہ آؤ اور ہمیں نگل جاؤ۔ بے شک دنیوی جاہ و حشم خود غرضیاں اور ذاتی استفراغ الغرض سینکڑوں باتیں ہیں۔ جو ہمیں صراطِ مستقیم سے ہٹانے کی کوشش کرتی ہیں۔ لیکن جب ہمارا مذہب ہی ہمارے لئے اس قسم کے خطروں کا باعث بن جائے۔ تو دنیا میں ہمارے ٹھہرنے کا کیا عذر ہو سکتا ہے۔ اگر اسلام ہی ہمارا اوڑھنا بچھونا ہے۔ تو کم از کم ہمیں اس کی دھجیاں تو نہیں اڑانی چاہئیں۔

مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب مبلغ انڈونیشیا کی تقریر

بروز جمعہ بعد نماز مغرب خدام الاحمدیہ حلقہ "ج" (ربوہ) کے زیر اہتمام جناب حافظ قدرت اللہ صاحب نے انڈونیشیا کے حالات پر مشتمل ایک دلچسپ تقریر فرمائی۔ آپ نے ملک کے جغرافیائی حالات پر روشنی ڈالنے کے بعد وہاں پر احمدیت کی ابتداء اور ترقی کے حالات بیان فرمائے۔ انڈونیشیا کے احمدیوں کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ کہ وہ لوگ مرکز اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ سے والہانہ محبت رکھتے ہیں۔ اور مرکز کو دیکھنے کے لئے اپنے دل میں تڑپ رکھتے ہیں۔ اجلاس کی صدارت جناب مولوی غلام باری صاحب سیف نائب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے فرمائی۔ اجلاس کے آخر میں حاضرین کو سوالات کا موقعہ بھی دیا گیا۔

تقریر کے آخر میں آپ نے حاضرین سے درخواست کی۔ کہ وہ انڈونیشیا کے احمدیوں کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ آپ نے حاضرین سے اپنے لئے بھی دعا کی درخواست کی۔ کہ اللہ تعالےٰ ان کا ہالینڈ میں جانا بابرکت ثابت کرے۔ اور احمدیت کی ترقی کا موجب ہو۔

(حفیظ الرحمٰن زعیم حلقہ ج ربوہ)

ضروری اعلان

شوریٰ انصار میں جس کو تقریباً دو ماہ ہونے کو ہیں۔ فیصلہ ہُوا تھا۔ کہ ہر ایک انصار سے وہ تعمیر دفتر کے لئے تین سال تک ایک روپیہ فی رکن انصار وصول کیا جایا کرے۔ اسی طرح آئندہ ہونے والے انصار کے سالانہ اجتماعوں کے لئے ۱؍ ماہوار یعنی ۱۲ آنے سالانہ ہر ایک انصار سے علاوہ انصار کے ماہوار چندہ کے جو نصف پائی فی روپیہ (بشرطیکہ ۲؍ ماہوار سے کم نہ ہو) پہلے سے مقرر ہے۔ وصول کرنے کا فیصلہ ہُوا تھا۔ شوریٰ کے فیصلہ جات تمام مجالس انصار اللہ کے زعماء صاحبان کو بھجوائے جا چکے ہیں۔ اخبار الفضل میں شوریٰ کے فیصلوں کی روئیداد شائع ہو چکی ہے۔ دفتر سے بذریعہ اعلانات تاکید ہو چکی ہے۔ کہ تعمیر دفتر انصار اللہ کا چندہ جلد تر فراہم کر کے مرکز میں داخل خزانہ کرائیں۔ اسی طرح اجتماع انصار اللہ کے چندے کے لئے بھی تاکید کی جا چکی ہے۔ لیکن زعماء صاحبان نے اس بارے میں پوری توجہ سے فراہمی چندہ تعمیر دفتر وغیرہ کے لئے کام شروع نہیں کیا۔

چونکہ تعمیر دفتر کا کام جلد شروع کیا جانا ہے۔ تا آئندہ ہونے والے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر انصار کا اپنا دفتر تیار شدہ پہلے سے موجود ہو۔ لہٰذا زعماء صاحبان انصار اور نمائندگان شوریٰ انصار کا فرض ہے۔ کہ حسب فیصلہ شوریٰ بابت جلد چندہ تعمیر دفتر انصار اللہ کم از کم ایک روپیہ فی رکن انصار سے وصول کر کے بمد تعمیر دفتر انصار بنام افسر صاحب امانت صدر انجمن احمدیہ ربوہ بھیج کر داخل خزانہ فرمائیں۔ اسی طرح ماہوار چندہ انصار کے علاوہ ایک آنہ ماہوار یعنی ۱۲ ؍ سالانہ چندہ اجتماع انصار اللہ بھی وصول کر کے بھجوانے کا التزام فرما دیں۔ (قائد انصار اللہ مرکزیہ)

حقیقی مومن بننے کے لئے ضروری ہے کہ ایمان علی بصیرت حاصل ہو

اور اُسی کے مطابق اعمال کو ڈھالا جائے

اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی جو صفات بیان فرمائی ہیں۔ ان صفات کا اپنے اندر پیدا کرنا ہر مومن کا فرض ہے۔

جماعت احمدیہ لاہور اور مقامی مجلس خدام الاحمدیہ کے کارکنوں کے اجتماع میں محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی بصیرت افروز تقریر

محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کے قیام لاہور کے دوران میں مقامی مجلس خدام الاحمدیہ نے خواہش ظاہر کی۔ کہ چوہدری صاحب مجلس کے کارکنوں کو اپنے ارشاداتِ عالیہ سے مستفید فرمائیں۔ چوہدری صاحب نے مہربانی فرما کر مجلس کی یہ درخواست قبول فرمائی۔ اور ۱۶ جنوری ۱۹۵۶ء کو بعد نماز عصر جناب ڈاکٹر محمد عبد الحق صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ لاہور کی قیامگاہ واقع ۲۵، ڈیوس روڈ پر محترم ڈاکٹر صاحب ہی کی زیر صدارت جماعت احمدیہ لاہور اور مقامی مجلس خدام الاحمدیہ کے کارکنوں کے سامنے ایک بصیرت افروز تقریر فرمائی۔ جس کا خلاصہ درج ذیل ہے:۔

آپ نے فرمایا:۔

انسان کو جب بھی کسی جگہ تقریر کرنے کا موقعہ ملے۔ تو علاوہ مضمون کے انتخاب کرنے کے جو بہر صورت اس مجلس کے لئے موزوں ہونا چاہیئے۔ اس کا طرزِ خطاب بھی مجلس کے مطابق ہی ہونا چاہیئے۔ آج ہم اس جگہ اپنے گھر ہی کے آدمی جمع ہیں یعنی یہ جماعت کے نوجوان کارکنوں کی مجلس ہے۔ اس لئے اول تو یوں بھی میری طبیعت میں تکلف نہیں۔ لیکن اس موقعہ پر معمول سے زیادہ بے تکلفی اور سادگی سے کلام کرنے کی کوشش کرونگا۔

آپ نے فرمایا جماعت کی مجلس میں مجھے ایکسیلنسی کے خطاب سے مخاطب کرنا ایک ایسا تکلف ہے۔ جو ہماری جماعت کے طریق کے مطابق نہیں۔ مجھے ظفر اللہ خان کے نام سے تمام جماعت جانتی ہے۔ اس لئے خواہ مخواہ اعزازی الفاظ استعمال کرکے تکلف کو دعوت نہیں دینی چاہیئے۔

چوہدری صاحب نے کہا یہ باتیں گو بظاہر چھوٹی نظر آتی ہیں لیکن درحقیقت اہم ہوتی ہیں۔ جتنا تکلف بڑھتا جاتا ہے۔ اتنا ہی تکلیف دہ ہو جاتا ہے۔ مجھے بھائی کہلانا اور ساتھی سمجھا جانا ہی میرے لئے بہت بڑا اعزاز ہے۔ اسلامی آداب نہایت سادہ ہیں۔ لیکن بعد کے تکلفات نے ان چیزوں کو رائج کر دیا ہے۔ چنانچہ دیکھ لو عربی میں کسی شخص کے لئے بھی خواہ وہ کتنا ہی بڑا اور معزز شخص کیوں نہ ہو۔ تعظیمی الفاظ استعمال نہیں کئے جاتے تھے بلکہ ہمیشہ واحد کا صیغہ ہی استعمال ہوتا تھا۔ حدیث میں ادب کے لحاظ سے رسول اللہ کے ساتھ "صلی اللہ علیہ وسلم" کے الفاظ آتے ہیں۔ لیکن صیغہ وہی واحد کا آتا ہے۔ لیکن اب عرب ممالک نے بھی اعزاز کے طور پر جمع کا صیغہ واحد اشخاص کے لئے استعمال کرنا شروع کر دیا ہے۔ ہمیں آداب کو بے شک ملحوظ رکھنا چاہیئے۔ لیکن تکلفات کو بڑھانا نہیں چاہیئے۔

تقریر کے اصل موضوع کی طرف آتے ہوئے جناب چوہدری صاحب نے فرمایا۔ مجھ سے کہا گیا تھا۔ کہ میں خدمت خلق کے موضوع پر کارکنوں کے سامنے کچھ کہوں لیکن میں نے سوچا ہے کہ اس موقعہ پر جماعت کے نوجوانوں کے سامنے بعض ابتدائی مگر بنیادی باتوں کی یاددہانی مناسب ہے۔

عمل ایمان سے پیدا ہوتا ہے

آپ نے کہا انسان کی زندگی میں عمل اسکے ایمان سے پیدا ہوتا ہے۔ خواہ ایمان کی تعریف وہ کرلیں جو دینی لحاظ سے کی جاتی ہے۔ اور خواہ اسے وسیع معنوں میں استعمال کرلیں۔ انسان جن باتوں کو سمجھتا ہے۔ کہ وہ اس کے لئے مفید ہیں۔ اور فلاح و کامیابی کی طرف لے جانے والی ہیں۔ ان باتوں کو وہ غیر باتوں پر ترجیح دیتا ہے۔ اور انہیں اختیار کرتا ہے۔ درحقیقت یہی احساس کہ یہ بات میرے لئے مفید ہے اور مجھے اختیار کرنا چاہیئے۔ عمل کی جان ہے۔ بے شک لوگوں سے کئی دفعہ ایسے اعمال بھی سرزد ہوتے ہیں۔ جو ان کے لئے مضر ہوتے ہیں۔ لیکن انہیں کرنے والا اسی جذبہ کے ماتحت انہیں کرتا ہے۔ کہ وہ اس کے لئے نفع مند ہیں۔ یا اس کی ترقی میں ممد ہیں یا ان سے اسے خوشی یا لذت حاصل ہوتی ہے جب تک اس کے ذہن میں یہ خیال نہ ہو کہ فلاں بات اس کے لئے فائدہ مند ہے۔ اس وقت تک اس سے عمل صادر نہیں ہوتا۔ سو اہم سے اہم اور معمولی سے معمولی عمل انسان کے ایمان یا معیار کے نتیجہ میں ظاہر ہوتا ہے۔

ایمان علی بصیرت پیدا کرنیکی ضرورت

ایمان کی تفصیل بیان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ مومن کے لئے ضروری ہے کہ اس کا ایمان علی بصیرت ہو۔ اور اسی کے مطابق اس کا عمل ہو۔ علی بصیرت کا مطلب یہ ہے کہ ایک ہدایت کو انسان کا دل اور دماغ یہ جانتے ہوئے قبول کرتے ہیں۔ کہ زندگی کو کامیاب بنانے کے جو اصول خدا تعالیٰ نے اس میں بیان فرمائے ہیں۔ وہ میرے لئے ہر پہلو اور ہر لحاظ سے نفع مند ہیں۔ اور میں ان پر حتی المقدور پوری طرح عمل کرونگا۔ محض یہ نہیں کہ انسان یہ خیال کرلے کہ میرے ماں باپ جو کچھ کہتے اور کرتے ہیں وہ ٹھیک ہی ہوگا۔ اس لئے مجھے غور و فکر کرنے اور تدبر سے کام لینے کی کوئی ضرورت نہیں۔ ایسا خیال ایمان نہیں محض تمدنی روایت ہے۔

آپ نے کہا ہمارے لئے یہ امر بہت پریشانی کا موجب ہے کہ ہماری پہلی اور دوسری نسل کے بعد جس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فیض حاصل کیا۔ اور جس نے خلافت اولیٰ، اور خلافت ثانیہ کا ابتدائی زمانہ پایا تھا ہماری آئندہ نسل میں ضعف کے آثار نمایاں ہو رہے ہیں۔ اس نسل کا جو نوجوانوں اور بچوں پر مشتمل ہے بہت حد تک ایمان رسمی شکل اختیار کرنے لگ گیا ہے۔ ان میں سے بہت خیال کرنے لگے ہیں کہ چونکہ ہم نے اپنے باپ دادوں کو ایک چیز کہتے سنا ہے یا کرتے دیکھا ہے۔ اسلئے وہ اچھی ہی ہوگی۔ لیکن چونکہ اس ایمان کی بنیاد غور و فکر اور تدبر پر نہیں ہوتی۔ وہ محض رسمی یا تمدنی ایمان بن کر رہ جاتا ہے۔ اس لئے اس سے صالح عمل پیدا نہیں ہوتا۔

محترم چوہدری صاحب نے کہا ساری دینی کمزوریاں جو پیدا ہوتی ہیں۔ ان سب کی تہ میں یہ کمزوری ہوتی ہے کہ ایمان علی بصیرت نہیں ہوتا۔ ہماری جماعت میں خدا تعالیٰ کے فضل سے بیشتر تعداد ایسے لوگوں کی ہے جنہیں بصیرت کا ایمان حاصل ہے۔ لیکن اس میں بھی کوئی شبہ نہیں۔ کہ ہم میں بہت سے ایسے بھی ہیں۔ جن کے اندر ایمان تو ہے لیکن انکا ایمان تمدنی اور رسمی بنتا جا رہا ہے۔

آپ نے فرمایا بصیرت سے یہ مراد نہیں کہ دماغ فرد اعلیٰ فلسفیانہ خیالات کا متحمل ہو۔ بلکہ یہ ہے کہ ایمان کے بنیادی اصول دل میں گڑ جائیں۔ اور انسان یہ سمجھ لے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ ہدایت یقیناً میرے لئے فائدہ مند ہے۔ اور میں اس پر عمل کرکے ضرور خدا تعالیٰ کو پا لونگا۔ بصیرت رکھتے ہوئے جو عمل کیا جائیگا۔ وہ یقیناً فائدہ مند ہوگا۔ لیکن جو شخص بصیرت کے بغیر عمل کرے گا۔ اس سے حقیقی فائدہ مکمل طور پر حاصل نہیں ہوسکے گا۔

ایمان علی بصیرت اور تمدنی ایمان کا فرق

بصیرت والے ایمان اور تمدنی ایمان کا فرق بیان کرتے ہوئے جناب چوہدری صاحب نے فرمایا کہ بصیرت والے ایمان کی یہ علامت ہوتی ہے کہ اس سے عمل صالح پیدا ہوتا ہے۔ اور ایسے لوگ اپنی زندگی میں ہی خدا تعالیٰ کی نعمتوں کو اپنے اوپر بارش کی طرح برستے ہوئے دیکھ لیتے ہیں۔ چنانچہ خدا تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ ہم مومنوں کو فرقان عطا کرتے ہیں۔ اس ضمن میں چوہدری صاحب نے کئی ایمان افروز واقعات بھی بطور مثال بیان کئے۔

ایمان علی بصیرت پر مزید زور دیتے ہوئے آپ نے ارشاد فرمایا کہ ہر شخص کی زندگی میں وہ وقت آنا چاہیئے جب وہ اپنے ایمان کو پرکھ کر حقیقی ایمان پر قائم ہو جائے

آپ نے فرمایا نہ معلوم ہمارے نوجوانوں نے کہاں تک اس مرحلہ کو طے کیا ہے لیکن آپ لوگوں کو پورے زور کے ساتھ یہ بات رائج کرنی چاہیئے کہ اگر زندگی کو کامیاب بنانا ہے۔ تو اس کی صورت یہی ہے کہ اپنے ایمانوں کو علی البصیرت قائم کیا جائے۔ مثلاً اپنے ذہنوں میں یہ امور سورج کی روشنی کی طرح صاف کرنے چاہئیں۔ کہ خدا تعالےٰ ہے اور اس سے تعلق پیدا کیا جا سکتا ہے۔ تعلق پیدا کرنے کے لئے یہ شرائط ہیں اور یہ طریق ہیں۔ پھر جتنا جتنا سمجھ میں آتا جائے اتنے پر پورے طور پر کاربند ہونا چاہیئے۔ اس بات سے گھبرانا نہیں چاہیئے کہ ہمارا عمل ابھی سو فیصدی تک نہیں پہنچا۔ ہاں یہ کوشش متواتر رہنی چاہیئے کہ اعمال صالحہ میں ہمیشہ زیادتی ہوتی چلی جائے۔ کبھی کمی نہ آئے۔

استغفار کی حقیقت

اس ضمن میں آپ نے استغفار کی حقیقت بتاتے ہوئے کہا کہ قرآن کریم میں انسان کو استغفار کا حکم دیا گیا۔ استغفار کے یہ معنی بھی ہیں۔ کہ انسان اپنی غلطی پر نادم ہو کر توبہ کرے۔ لیکن اس کے لئے توبہ کا لفظ بھی آتا ہے۔ استغفار کے یہ معنی بھی ہیں۔ کہ انسان دعا کرے کہ اے اللہ! تو میری کمزوریوں کو رفع کر کے مجھے پورے طور پر کامیابی عطا فرما۔ چنانچہ صلح حدیبیہ کے سلسلہ میں اللہ تعالےٰ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرماتا ہے۔ کہ اس صلح کی صورت میں ہم نے تمہیں فتح مبین عطا فرمائی ہے۔ لیغفر اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر۔ اب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تو معصوم تھے۔ نعوذ باللہ آپ سے کوئی گناہ سرزد ہوا نہیں۔ یہاں غفر سے یہی مراد ہے کہ اللہ تعالےٰ نے پہلے اور پچھلے اعتراضوں کا جواب مہیا فرما دیا ہے۔ اور بشری طور پر باوجود کوشش کے جو کمیاں رہ گئی تھیں۔ ان کے پورا کرنے کا سامان فرما دیا ہے۔ استغفار کا غالب پہلو یہ ہے کہ ہم خدا تعالےٰ سے یہ التجا کریں کہ ہم میں عمل کرنے کی جتنی طاقت تھی اس کے مطابق ہم نے کوشش کی۔ لیکن جو ہم سے نہیں ہو سکا یا نہیں ہو سکتا۔ اس حصہ کو آپ پورا فرما دیں۔ اور اگر بشری کمزوری کی وجہ سے ہم سے عمل میں کوتاہیاں ہو جائیں تو ان پر اپنی معافی کا پردہ ڈال دیں۔ لیکن اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ دین کے احکام کو ہم نے جتنا سمجھ لیا ہے اس کے مطابق عمل کرنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالےٰ پھر پہلے اعمال کے نتیجہ میں بڑھ کر عمل کرنے کی توفیق بخشتا چلا جاتا ہے۔

پس جب تک حقیقی ایمان پیدا نہ ہو اور اس کے مطابق عمل نہ ہو۔ اس وقت تک یہ کہنا کہ ہم خدمت دین میں لگے ہوئے ہیں۔ درست نہیں۔ سب سے پہلے حقیقی ایمان اپنے اندر پیدا کرو۔ جتنا جتنا ایمان پیدا ہوتا جائے اس پر عمل کرتے جاؤ۔ اور اس پر مضبوطی سے قائم رہو۔ تبھی تم حقیقی مومن کہلانے کے مستحق ہو سکتے ہو۔

مومنوں کے نشان

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے۔ جناب چوہدری صاحب موصوف نے فرمایا اللہ تعالےٰ مومنوں کے بعض نشان اور دلیل مقرر فرماتا ہے۔ بعض دفعہ تو وہ اس کی حکمت کو بیان کر دیتا ہے۔ لیکن بعض دفعہ نہیں بھی کرتا ان نشانوں کو برقرار رکھنا ہر مومن کا فرض ہے لیکن میں تو دیکھتا ہوں کہ تیسری نسل وہ دلیل بھی اتار کر پھینک رہی ہے۔ مثلاً حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز سے کسی نے دریافت کیا کہ کیا داڑھی میں ایمان ہے۔ تو حضور نے فرمایا کہ داڑھی میں تو ایمان نہیں۔ لیکن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں ایمان ہے۔ اور چونکہ حضور نے فرمایا ہے۔ داڑھی رکھو۔ اب جو شخص داڑھی منڈاتا ہے۔ وہ اپنے عمل سے ثابت کرتا ہے۔ کہ اسے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع کا خیال نہیں۔

سگرٹ نوشی اور سینما بینی کے مضرات

اسی ضمن میں سگرٹ نوشی اور سینما بینی کی عادتوں کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ کہ بعض نوجوانوں میں ان چیزوں کی عادت بھی پائی جاتی ہے۔ آخر سگرٹ نوشی کا اس سے زیادہ کیا مقصد ہے کہ منہ کو ٹیڑھا کر کے غلیظ اور زہریلے دھوئیں کو جسم میں سرایت ہونے کا موقعہ دیا جائے۔ امریکہ کے ڈاکٹر کہتے ہیں کہ سگرٹ نوشی کی کثرت کینسر (سرطان) کا خطرہ پیدا کرتی ہے۔ جو ایک نہایت مہلک مرض ہے۔ لیکن بعض نوجوان ہیں کہ وہ بری طرح اس لت سے چمٹے ہوئے ہیں۔ اور اپنا روپیہ اور صحت دھوئیں میں اڑا رہے ہیں۔

سینما کی مضرات کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ سینما کو بے شک تعلیم اور تربیت کا نہایت مفید آلہ بنایا جا سکتا ہے۔ لیکن رائج الوقت سینما میں سوائے "عشق بازی" ڈاکہ، فریب، لوٹ مار اور اغوا کے مناظر کے اور ہوتا کیا ہے؟ اخلاق کو گھن کی طرح کھانے اور انہیں بالکل تباہ و برباد کر دینے کے لئے سینما سے بدتر شاید ہی کوئی چیز ہو۔ اخلاقی اور مذہبی طور پر قبیح ہونے کے علاوہ اس میں وقت بے حد ضائع ہوتا ہے۔ حالانکہ زندگی میں سب سے زیادہ قیمتی چیز وقت ہے۔ لیکن سینما بین حضرات صرف سینما ہال کے باہر ٹکٹ خریدنے کی انتظار میں ہی بہت سا وقت ضائع کر نے میں بھی کوئی مضائقہ نہیں سمجھتے۔ سینما جیسی چیز پر پیسے خرچ کرنا ایسے ہی ہے۔ جیسے اپنی محنت و مشقت سے کمائی ہوئی روزی کو جا کر گندی نالی میں پھینک دینا۔ آپ لوگوں نے مجھے خدمت خلق پر تقریر کرنے کو کہا تھا۔ مومن کا تو سارا وقت ہی خدمت خلق میں صرف ہونا چاہیئے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ جو شخص اپنی بیوی کے منہ میں حلال کا لقمہ ڈالتا ہے۔ وہ بھی اس کے لئے صدقہ شمار ہوتا ہے۔ سو خدمت خلق تو ہر وقت ہو سکتی ہے بشرطیکہ معیار صحیح ہو اگر معیار صحیح نہیں ہوگا تو قوم بجائے ترقی کی طرف اٹھنے کے تنزل کی طرف جائے گی۔

تفسیر کبیر کی خریداری کی تحریک

تقریر کے خاتمہ پر آپ نے تفسیر کبیر فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی آخری زیر طبع جلد (جلد ششم جزو سوم) کی خریداری کی پرزور تحریک کرتے ہوئے کہا کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی شفقت اور عنایت سے مجھے ربوہ میں اس تفسیر کے بعض حصے پڑھنے کا موقعہ میسر آیا ہے۔ تفسیر کو پڑھ کر میں نے حضور کی خدمت میں گذارش کی کہ اسے معمول سے کم از کم ایک ہزار زیادہ چھپنا چاہیئے۔ یہ آخری پارہ کی آخری چھ سورتوں کی تفسیر ہے۔ ان سورتوں کی تفسیر کرتے وقت اکثر مفسرین نے لکھا ہے کہ اس حصہ کی تفسیر پہلے آ چکی ہے۔ اسلئے یہاں ذکر کرنے کی ضرورت نہیں لیکن حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی تفسیر پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ علوم و معارف کا ایک دریا ہے۔ جو امڈا چلا آ رہا ہے۔ جو معارف اس تفسیر میں بیان کئے گئے ہیں۔ وہ نہ تو آج تک بیان ہوئے اور نہ ہی بیان ہو سکتے تھے۔ کیونکہ ان کے اکثر حصہ کا تعلق حالات حاضرہ کے ساتھ ہے۔ پس دوستوں کو چاہیئے کہ وہ چھپنے پر اس انمول خزانہ کو نہ صرف خود حاصل کریں بلکہ غیر از جماعت دوستوں کو بھی خریدنے کی تحریک کریں۔ اور کثیر نسخے خرید کر خود بھی دوسروں میں تقسیم کریں۔ چوہدری صاحب نے کہا کہ وہ بھی انشاء اللہ اس کار خیر میں حسب توفیق حصہ لیں گے

تقریر کے خاتمہ پر صدر جلسہ جناب ڈاکٹر عبد الحق صاحب نے مکرم چوہدری صاحب کا شکریہ ادا کیا اور فرمایا کہ دراصل شکریہ کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ ہم آپ کی تقریر سے سبق حاصل کریں۔ اور اس پر پوری طرح عمل پیرا ہوں۔ دعا کے بعد یہ بابرکت تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

(نامہ نگار)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

بابرکت ولادت

جب اللہ تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے آپ کو کوئی بچہ یا بچی عطا کرتا ہے۔ تو آپ اس کی بہت خوشی مناتے ہیں۔ اور اس خوشی میں اپنے ملنے جلنے والوں۔ عزیزوں اور رشتہ داروں میں مٹھائیاں تقسیم کرتے ہیں۔

اگر آپ اس بچہ کی پیدائش کے موقعہ پر کسی خواہشمند اور مستحق کے نام اخبار الفضل جاری کروا دیں۔ تو آپ کا یہ قدم دوسروں کی ہدایت کا موجب بن سکتا ہے۔ اور اس طرح آپ کے بچہ کی ولادت کی خوشی میں خدا تعالےٰ اور اس کے فرشتے بھی شامل ہو سکتے ہیں۔ اور اس بچہ کی ولادت ہر لحاظ سے بابرکت بن سکتی ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

حضرت مولینا عبد الرحیم دردؔ مرحوم و مغفور

از مکرم ثاقب صاحب زیروی ۔ لاہور

ویسے تو ہر شخص جسے خلیفۂ وقت کا نگاہِ انتخاب کسی دینی خدمت پر مامور کر دیتی ہے۔ انتظامیہ امور میں احمدیہ جماعت کے ہر فرد کے لئے لائق صد تقلید و تعظیم بن جاتا ہے۔ اور بن بھی جانا چاہیئے۔ کہ وہ امیر کارواں کا ہر لفظ اپنے کانوں سے سننے کی سعادت حاصل کرتا ہے۔ اور اس کی ہدایات کو بالمشافہ حاصل کرنے کے فخر کا وارث بن جاتا ہے۔ اسے براہِ راست حضوری کا شرف حاصل ہوتا ہے۔ لیکن نہ جانے کیوں مجھے اپنی اس مختصر سی زندگی میں جو میں نے صدر انجمن احمدیہ و تحریک جدید کے نظم و نسق کے تحت گذاری اور جس میں مجھے بالواسطہ یا بلاواسطہ کم و بیش ہر ناظر۔ ناظم یا بڑے انچارج کے ساتھ کام کرنے۔ ان سے ملنے یا ان کے کسی کام میں شرکت کی سعادت حاصل کرنے کا موقع ملا۔ میری طبیعت کو خاندان حضرت مسیح موعودؑ کے افراد کے بعد (کہ ان سے تو فطرت ہی کو لگاؤ ہے) محترم حضرت مولانا عبد الرحیم صاحب دردؔ (ایم اے) مرحوم و مغفور کی زندگی۔ طریق کار اور تعلق سلسلہ نے سب سے زیادہ متاثر کیا۔

زریں صحبت

مجھے اپنے فرائض کی انجام دہی کے سلسلہ میں ہدایات زیادہ تر حضرت دردؔ صاحب مرحوم ہی سے لینی پڑتی تھیں۔ جس میں مجھے ان کی قربت۔ ان کے قریبی مطالعہ اور ان کے تجربے و اخلاص سے بلاواسطہ کسب فیض کا شرف حاصل ہُوا۔ اور میں اس حقیقت کے اعتراف میں ہرگز کوئی باک محسوس نہیں کرتا۔ کہ میں نے اعتدالِ فکر۔ تحمل مزاجی اور توازنِ احساس کی بیش بہا دولت ان کی صحبتوں سے سمیٹی۔

ان کے ذاتی اوصاف میں سے جن سے میں نے ایک کیف آفرین تاثر محسوس کیا۔ اگر الفاظ کا لباس دوں۔ تو یوں بیان کیا جا سکتا ہے۔ کہ دردؔ مرحوم سرتاپا مزاج شناس محمود ایدہ اللہ تھے۔ ان کے اندازِ فکر۔ طریق استدلال اور طریق کار پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا گہرا اثر تھا۔ وہ مجھے کوئی حکم دیتے۔ تو پیشتر اس کے کہ میں بے سوچے سمجھے مفوضہ کام کے لئے روانہ ہو پڑتا۔ طویل المیعاد نظریات سے اس حکم کے اثرات و عواقب سمجھاتے۔ اس کے حسن و قبح سے خبردار کرتے۔ اس کے مستحسن طریق سے انجام پا جانے کے بعد سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے اس کے فوائد ذہن نشین کراتے۔ القصہ جب تک کامل بشاشت اور ذاتی قسم کی امنگ اور مستعدی دل میں بیدار نہ ہو جاتی۔ اپنے پاس سے کھسکنے نہ دیتے۔ یہ ہدایات و تصریحات اس قدر واضح مفصل اور براہِ راست ہوتی تھیں۔ کہ کوئی شق بھی محتاج تصریح نہیں رہ جاتی تھیں۔

اور یہ تو کئی دفعہ ہُوا۔ کہ کسی ایسی بات پر جس کے لئے دردؔ صاحب مجھے تاکید فرما چکے ہوتے تھے کسی غیر متوقع ملاقات میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ذکر چھڑ گیا۔ اور میں نے حضور کے قرب کو قدرے لمبا کرنے کے لئے ہدایات طلب کر لیں۔ تو ان ہدایات و تشریحات کے بیشتر الفاظ بھی وہی ہوتے تھے۔ جو دردؔ صاحب مرحوم و مغفور کے ہوتے تھے گویا اُس سلسلہ کے اُس خدمتگذار نے اپنے آپ میں اپنے آقا کے مزاج کا ایسا پختہ عکس تیار کر لیا تھا کہ اب اسکی اپنی گفتار۔ فکر اور استدلال میں بھی وہی رنگ اور وہی جھلک پیدا ہو گئی تھی۔

محبت کمال

میرا یہ لکھنے سے یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ مرحوم سے کبھی کوئی غلطی سرزد نہیں ہوتی تھی۔ یا انجمن کے نظم و نسق کے سلسلہ میں کسی لغزش پر دوسرے ناظموں اور ناظروں کی طرح خلیفۂ وقت ان پر بھی ناراض نہ ہوئے۔ یا وہ بشریت کی کمزوریوں سے پاک تھے۔ نہیں ہرگز نہیں کیونکہ میں خوب جانتا ہوں۔ کہ وہ "محبت کمال" کی ان تمام کھٹیوں میں سے گذرے۔

لیکن یہ حقیقت ہے۔ کہ قربت محبوب کی دوامی مٹھاس سے بھری ہوئی لذیذ قاشیں جتنی اس مزاج شناس کے حصے میں آئیں۔ وہ شاید ہی کسی کے حصے میں آئی ہوں۔

طویل المیعاد منصوبے

مرحوم کی دوسری بڑی صفت جس نے مجھے متاثر کیا۔ یہ تھی کہ وہ انجمن یا سلسلہ کے کام کو انجام دیتے وقت کبھی کوتاہ بینی سے کام نہیں لیتے تھے۔ اور اسے کبھی کسی ایک جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ کے کیس کے نقطۂ نظر سے نہیں دیکھتے تھے۔ بلکہ ان کے پیشِ نظر ہر کام کو انجام دیتے وقت یہ امور رہتے تھے۔ کہ

وہ ایک ایسے امام کے نائب کے طور پر اس کام کے لئے مامور کئے گئے ہیں۔ جس کے ارادت مند ساری دنیا میں موجود ہیں۔ جس کے کردار پر نوشگافیاں کرنے والے (ہر رنگ اور ہر مزاج کے) ساری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اور جن میں سے کوئی بھی وقت ملنے پر ہرگز کوئی کسر اٹھا نہیں رکھے گا۔ جلد یا بدیر اس کام کے نتائج کو طویل المیعاد جماعتی پالیسی پر اثر انداز ہونا ہے۔

میں جو رپورٹ تیار کروں گا۔ اس پر ایک ایسی پالیسی تیار ہو گی۔ جس کا ساری دنیا کے احمدیوں سے تعلق ہو گا۔ اور اس کے ثمرات یا خمیازے ساری جماعت کو کھانے یا بھگتنے ہوں گے۔ لہٰذا مجھے اپنی ذات کو پرے نکال کر اپنے جذبات اور ذاتی وقار کو ایک طرف رکھ کر (کہ وہ سب میرے آقا ہی کی چشمِ کرم کے طفیل ہے) اس کارِ اہم کو انجام دینا چاہیئے۔

مرحوم کی ایک اور عظیم صفت جس نے میری زندگی پر گہرا نقش چھوڑا۔ وہ ان کا ذاتی پراپیگنڈے سے مجتنب رہنا تھا۔ وہ کوئی کارِ اہم انجام دیکر آتے۔ تو اس کا کسی سے تعلّی کے انداز میں ذکر نہ کرتے۔ بلکہ بعض اوقات تو دفتر میں یوں کسمساتے ہوئے داخل ہوتے۔ کہ کارکنوں کو ان کے ناکام لوٹنے کا خدشہ لاحق ہو جاتا۔ دفتر میں کچھ دیر بیٹھتے۔ پھر اطمینان کے ساتھ مختصر ترین الفاظ میں عریضہ لکھ کر حضور کی خدمت میں بھجوا دیتے۔ اور جب تک بلاوا نہ آ جاتا۔ اپنے کمرے میں مصروف کار رہتے۔ میں اپنے اس مختصر ترین عرصے کے مشاہدات کے بل پر یہ کہنے میں کوئی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرتا۔ کہ بیسیوں ایسے کام تو مجھے یاد ہیں۔ جن میں کامرانی کا سن کر میرا دل بشاشتوں سے بھر بھر جایا کرتا تھا۔ جن کا سلسلہ کے مستقبل سے بڑا گہرا تعلق ہوتا تھا۔ جو دردؔ صاحب مرحوم نے اپنے پیارے امام کے اشاروں اور ہدایات کے تحت کامرانی کے ساتھ انجام دیئے۔ لیکن ان کے ہمعصروں کو کانوں کان خبر نہ ہو سکی۔ اور بسا ممکن ہے آج بھی نہ ہو۔

نمود و نمائش سے اجتناب

ذاتی پراپیگنڈے اور نمود و نمائش سے احتراز ان کی طبیعت ثانیہ بن چکا تھا۔ وہ الفضل میں اپنے نام سے بہت احتراز کرتے تھے۔ اور اگر کوئی ایسا اعلان مجبوراً اپنی طرف سے کرنا بھی پڑتا۔ جس میں اپنے آقا کا ذکرِ خیر کرنا کنایۃً یا صراحتاً ضروری ہوتا۔ تو اس میں بھی توصیف و تحسین کو صرف ممدوح اور مرکزِ موضوع ہی تک مختص رکھتے۔ اپنی قربت اور ذاتی کوشش کا ہرگز ذکر نہ کرتے۔ دفتر میں احکام کم سے کم تحریری طور پر دیتے۔ اکثر باتیں اشاروں اور منقطعات ہی میں ہوتیں۔ اور کیا یہ اجتناب کی حد نہیں ہے۔ کہ بعض اوقات اپنی علالت پر درخواستِ دعا کا اعلان بھی محض اس لئے (اپنے عزیزوں کو) بھیجنے سے روک دیتے۔ کہ ان کا نام چھپے گا۔ کم بولتے۔ اور زیادہ سنتے۔ اور اس سے کہیں زیادہ سوچتے۔ اور میرے خیال میں یہی ان کی زندگی کی کامیابی اور اپنے آقا کے محبوب ہونے کا راز تھا۔

ماتحت کارکنوں سے سلوک

دفتری لحاظ سے دردؔ صاحب مرحوم ایک سخت افسر متصور ہوتے تھے۔ لیکن دفتری کارکنوں کو ان کے ماتحت کام کر کے اعتماد اور طمانیت محسوس ہوتی تھی۔ کیونکہ جہاں وہ پوری بات سننے پوری چھان بین کرنے اور پورا کام لینے کے عادی تھے۔ وہاں اپنی غلطیوں اور ذاتی کوتاہیوں کو اپنے ماتحتوں پر ڈالنے کے ہرگز عادی نہیں تھے۔ بلکہ جب ایک دفعہ پوری پوچھ گچھ کے بعد کامل اطمینان کر لیتے۔ تو پھر اپنے دفتر کے لئے ڈھال بن کر کھڑے ہو جاتے۔ اگر کسی سے واقعی غلطی بھی ہو گئی ہوتی۔ تو اس کی جائز حد تک چشم پوشی اور دلداری کرتے اور اس ذاتی حوصلہ افزائی سے اس کا حوصلہ اتنا بڑھا دیتے۔ کہ وہ اس تعلق پر فخر محسوس کرنے لگتا۔ کہ "میں دردؔ صاحب کا کارکن ہوں"۔

نفسیاتی تجزیہ میں مہارت

مرحوم کو نفسیاتی مطالعہ میں تو ید طولیٰ حاصل تھا۔ مجھے خوب یاد ہے۔ ایک دفعہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے کسی کام کے متعلق ہدایات لیکر نیچے اترا۔ تو نیچے دردؔ صاحب کھڑے تھے۔ پوچھا کیا حکم ملا۔ میں نے سیڑھیوں سے اترتے اترتے ہی اس حکم کا اپنے ذہن میں کوئی مفہوم بھی تیار کر لیا تھا۔ میں نے وہ مفہوم ہی کہ بات سنا دی۔ کہنے لگے یہ تو تمہارا مفہوم اور تمہارے الفاظ ہوئے نہ؟ مجھے تو یہ بتاؤ۔ حضرت صاحب نے کیا فرمایا ہے؟ میں نے پھر وہی فقرہ دُہرایا۔ پھر ہنس کر فرمانے لگے۔ "مانا تم بہت عقلمند ہو۔ میں تمہارا مفہوم۔ تمہاری تاویل سب کچھ سنوں گا۔ سب سے پہلے مجھے اصل الفاظ بتاؤ۔ جو حضور نے اپنی زبان مبارک سے فرمائے ہیں۔ اب کے میں نے وہ الفاظ بتائے۔ تو ہنس دیئے اور بے اختیار ہنستے ہنستے مجھے بازو سے پکڑ کر اپنے دفتر میں لے گئے۔ اور پھر جو ان کی الفاظ کی ظاہری ہیئت میں تشریح شروع کی۔ تو مجھے احساس ہُوا۔ کہ "میں تو بالکل ہی الٹ سوچ رہا تھا" اگر خدانخواستہ مجھے دردؔ صاحب نیچے نہ ملتے اور میں اس کام کو اسی طریق سے انجام دے آتا۔ جس طرح کہ میں نے اسے اولین ساعت میں سمجھا تھا۔ تو نتیجہ بالکل برعکس ہوتا۔ لیکن اس سارے واقعہ کا شاندار پہلو یہ ہے۔ کہ دوسرے تیسرے دن اسی کام میں کامرانی کے متعلق جب میں نے انہیں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ذکر کرتے سنا۔ تو اس میں صرف میری حوصلہ افزائی ہی کے کلمات تھے۔ اپنا ذکر نام کو بھی نہیں تھا۔ میرا کہنے کا مقصد یہ ہے۔ کہ دردؔ صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اس نعمت سے بڑی فیاضی سے نوازا تھا۔ جسے علماء اخلاق و تربیت نے "بے لوث رہنمائی" کا نام دیا ہے۔ جو ان جولانیوں کو اعتدال کی راہوں پر لگانے کا تو انہیں بہترین ملکہ حاصل تھا۔ اور جہاں کبھی ان کے مستقبل کا سوال پیش آ جاتا۔ تو اس میں وہ کبھی ذاتی مفادات کو آڑے نہ آنے دیتے تھے۔

کم گو کم آمیز

یہ کون نہیں جانتا کہ مرحوم ایک بہت بڑے سکالر ایک اجل عالم حدیث اور سلسلہ کے ان اولین واقفین میں سے تھے۔ جو ریٹائر ہو کر اور دنیوی زندگی کی لذات چکھ کر نہیں بلکہ دنیا کو درخور اعتنا نہ جانتے ہوئے اس کی جاذبیتوں سے پہلو بچا کر زندگی کی اولین بہاروں ہی میں "لبیک یا امیر المومنین۔ لبیک یا امیر المومنین" پکارتے ہوئے سلسلہ کی خدمت

(باقی صفحہ ۸ پر)

تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں حضرت مولانا غلام رسول صاحب فاضل راجیکی کی تقریر

ربوہ ۲۶ جنوری ۱۹۵۶ء بروز جمعرات "مجلس ارشاد تعلیم الاسلام کالج ربوہ" کے زیر اہتمام تعلیم الاسلام کالج میں مکرم حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی نے "میں نے خدا کو کس طرح پایا؟" کے موضوع پر ایک گھنٹہ تک طلباء اور اساتذہ سے خطاب فرمایا جس میں آپ نے بیان فرمایا کہ مذہب کی بنیاد عقائد، اعمال، روحانیت اور اخلاق پر ہے اسلام سے پہلے جو مذاہب تھے وہ "جز" کی حیثیت رکھتے تھے۔ لیکن اسلام کل کے مقام پر ہے۔ اس لئے ہر وہ نیکی جو ان مذاہب میں جزوی طور پر پائی جاتی تھی اسلام میں بدرجہ اتم موجود ہے۔ اسلام نے دنیا کو قرآن کا خزانہ عطا فرمایا۔ یہی وہ خزانہ ہے جس پر عمل پیرا ہو کر انسان روحانیت کے بلند مقام پر پہنچ سکتا ہے۔

آپ نے مزید فرمایا کہ "نبیوں کو مبعوث کرنا اللہ تعالےٰ کی سنت ہے اور اللہ تعالےٰ انبیاء کو اسی لئے مبعوث کرتا ہے کہ تا وہ مخلوق کو راہ راست پر لائیں اور انہیں روحانیت کے اعلےٰ اور ارفع مقامات سے روشناس کرائیں۔"

آپ نے طلباء سے اپنے ذاتی تجربات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور قرآن مجید اور اسلام کی لائی ہوئی برکات اور فیوض سے فائدہ اٹھانے کی وجہ سے یہ سعادت حاصل کی ہے اور انہی کی بدولت آپ نے بارہا خدا تعالیٰ کو اپنی آنکھوں سے دیکھا اس کے کلام کو اپنے کانوں سے سنا اور اس کو محسوس کیا ہے۔ تم میں سے ہر شخص اس مقام کو حاصل کر سکتا ہے بشرطیکہ وہ اپنے اندر خدا تعالےٰ کو پانے کی تڑپ اور اسلام کے لائے ہوئے اصول کی پیروی کی سچی خواہش رکھتا ہو۔ اخلاص کا دھنی اور ایمان کا پتلا ہو۔ خدا تعالےٰ ایسے شخص کو ضرور اپنے دیدار سے شرفیاب اور اپنے کلام سے متمتع کرتا ہے۔

جلسہ کی صدارت پروفیسر راجہ محمد عبدالقادر صاحب ایم۔اے نے فرمائی

نائب سیکرٹری مجلس ارشاد ٹی۔آئی۔کالج ربوہ

اعلان برائے توجہ سیکرٹریان مال

بعض سیکرٹریان مال حصہ آمد کی رقوم بھیجتے وقت تفصیل بالکل ہی نہیں دیتے۔ بعض موصیوں کے نام تو لکھ دیتے ہیں لیکن نمبر وصیت نہیں لکھتے اور بعض صرف نمبر وصیت لکھ دیتے ہیں۔ اور ان میں سے بعض نمبر غلط ہوتے ہیں اور اسی طرح مستورات کے نام نہیں لکھتے بلکہ صرف اہلیہ فلاں لکھ دیتے ہیں سو اس طرح کی نامکمل اطلاع کی وجہ سے ایک عرصہ رقوم درج کھاتہ نہیں ہو سکتیں۔ لہذا حسابات کی درستی کے لئے ضروری ہے کہ:۔

(۱) رقم بھیجتے وقت اس کی مکمل تفصیل دی جائے۔ نام معہ نمبر وصیت لکھے جائیں۔ اگر کسی موصی کا نمبر وصیت معلوم نہ ہو تو اس کی ولدیت لکھی جائے۔

(۲) مستورات کے نام معہ زوجیت لکھے جائیں۔

(۳) حصہ آمد کی رقوم الگ اور جائداد کی الگ لکھی جائیں۔ اکٹھی نہ لکھی جائیں۔

(۴) اگر کسی جماعت میں ایک ہی نام کے ایک سے زیادہ موصی ہوں تو ان کی ولدیتیں بھی لکھی جائیں۔

(۵) اگر کوئی موصی دوسری جماعت سے تبدیل ہو کر آئے تو اس کے نام کے سامنے دیدیا جائے کہ فلاں جگہ سے تبدیل ہو کر آئے ہیں۔

(۶) نیز ایک ہی کوپن کی تفصیل میں ایک ہی موصی کی رقم الگ الگ نہ لکھی جائے بلکہ ایک ہی جگہ لکھی جائے۔ پس اگر احباب ان مندرجہ بالا باتوں پر عمل کریں تو حساب کی درستی میں بہت مدد مل سکتی ہے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

پتہ مطلوب ہے!

چوہدری سردار خانصاحب ولد چوہدری الٰہی بخش صاحب مرحوم سکنہ دوست پورہ ضلع شیخوپورہ کے ایڈریس کی صیغہ ہذا کو ضرورت ہے۔ اگر کوئی دوست چوہدری صاحب کے ایڈریس سے واقف ہوں تو صیغہ ہذا کو اطلاع بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ اور اگر چوہدری صاحب خود اس اعلان کو پڑھیں تو اپنے موجودہ اور مکمل ایڈریس سے آگاہ فرمائیں

(ناظم جائداد ربوہ)

ولادت میر فیروز علی خاں صاحب کو اللہ تعالےٰ نے ۲۰ جنوری کو پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ نومولود کو لمبی عمر بخشے اور سچا خادم دین بنائے۔ آمین۔ محمد اکرم انگلش ٹیچر ڈی بی مڈل سکول بھوانہ ضلع جھنگ

لجنات اماء اللہ توجہ کریں!

چندہ سیکنڈ ہیومن مشن

نئے سیکنڈے نیوین مشن کے لئے لجنہ اماء اللہ کے ذمہ تین ہزار کی رقم لگائی گئی تھی جو ایک سال میں پوری کرنی تھی۔ لیکن اب تک جو رقم وصول ہوئی ہے وہ نہ ہونے کے برابر ہے۔ براہ مہربانی لجنات اماء اللہ کے عہدہ داران اپنی ذمہ واری کو سمجھتے ہوئے مستورات سے جلد سے جلد چندہ وصول کر کے بھجوائیں اور نہ صرف اپنی شاندار روایات کو قائم رکھنے کی کوشش کریں۔ بلکہ پہلے سے بھی بڑھ کر اس راہ میں قربانی سے کام لیں۔ یہ چندہ بہت جلد وصول ہو جانا چاہئیے۔ ابھی بہت سی لجنات ایسی ہیں جن کی طرف سے وعدہ بھی نہیں آیا

جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ

آپ کا نام کس کس شق کے ماتحت آتا ہے

تعمیر مساجد بیرون پاکستان کے لئے چندے کی مندرجہ ذیل شرحیں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے مقرر فرمائی ہیں:۔

شق نمبر ۱ ملازمین احباب کے لئے
- ا۔ پہلی دفعہ ملازمت ملنے پر پہلی تنخواہ کا دسواں حصہ
- ب۔ سالانہ ترقی ملنے پر ایک ماہ کی ترقی کی رقم

شق نمبر ۲ زمیندار احباب کے لئے
- ا۔ دس ایکڑ سے کم زمین کے مالک بحساب ۱ر فی ایکڑ۔
- ب۔ دس ایکڑ اور اس سے زیادہ کے مالک ۲ر فی ایکڑ
- ج۔ دس ایکڑ سے کم زمین کے مزارع ۸ر فی ایکڑ
- د۔ دس ایکڑ اور اس سے زیادہ زمین کے مزارع ۱ر فی ایکڑ

شق نمبر ۳ تاجروں کے لئے بڑے تاجر مثلاً منڈیوں کے آڑھتی اور کارخانوں والے ہر ماہ کے پہلے دن کے پہلے سودے کا پورا منافع

شق نمبر ۴ صناع۔ لوہار۔ بڑھئی نیز مزدوری پیشہ احباب کے لئے ہر ماہ کے پہلے دن یا کسی مقررکردہ دن کی مزدوری کا دسواں حصہ۔

شق نمبر ۵ وکلاء۔ ڈاکٹر صاحبان کے لئے
- ا۔ پچھلے سال کی کل آمد سے موجودہ سال کی کل آمد کی زیادتی کا دسواں حصہ
- ب۔ نیز ہر سال کے ماہ مئی کی آمد کا پانچ فیصدی

شق نمبر ۶ ٹھیکیدار احباب کیلئے۔ سال کے مجموعی منافع کا ایک فیصدی

شق نمبر ۷ لجنہ اماء اللہ ۔ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ترلیسٹھ ہزار روپیہ کے مطالبہ پر اپنی وعدہ کردہ رقم (برائے مسجد ہالینڈ)

شق نمبر ۸ خوشی کی تقاریب پر:۔ یعنی نکاح۔ شادی۔ بچے کی پیدائش۔ مکان کی تعمیر امتحان میں کامیابی پر حسب اخلاص و استطاعت

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے مندرجہ بالا ارشادات کی تعمیل میں جلدی کیجئے سابقت فرمائیے۔ اور جنت میں گھر بنائیے۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

درخواستہائے دعا

(۱) میں امسال جماعت ہشتم ورنیکلر فائنل کا امتحان دے رہا ہوں۔ احباب نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (مبشر احمد طالبعلم جماعت ہشتم تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

(۲) میرے والد بزرگوار مولوی فتح محمد خاں صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۲۸۵ر ضلع منٹگمری چند دنوں سے بعارضہ بخار بیمار ہیں احباب دعائے صحت فرمائیں۔ (ناصر احمد خاں چک ۲۶۹)

(۳) میرے دو بچے اور بھتیجے اور بھتیجی امسال میٹرک کے امتحان میں شریک ہو رہے ہیں۔ بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔ محمد ذکاء اللہ خاں پتوکی ضلع لاہور

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۴۲۳۶ :- میں رانی بیوہ احمد بخش صاحب قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۷ء ساکن چک ۳۵ ایم۔ بی ڈاکخانہ قائد آباد ضلع سرگودہا صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ مورخہ ۵۵/۱۱/۱۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد بہ تفصیل ذیل ہے مہر اسی روپے۔ ڈنڈیاں چاندی اڑھائی تولہ قیمتی اندازاً چار روپے۔ نقد سولہ روپے۔ کل یکصد روپیہ میں اس کے ۱/۵ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز اس کے علاوہ جو میرا متروکہ ثابت ہو۔ اس پر بھی یہی وصیت حاوی ہوگی

الامتہ :- نشان انگوٹھا رانی بیوہ احمد بخش

گواہ شد :- محمد ابراہیم انسپکٹر دفتر وصیت حال چک ۳۵ ایم بی سرگودہا۔

گواہ شد :- عبدالواحد ولد احمد بخش بقلم خود چک ۳۵/N.B تحصیل خوشاب

نمبر ۱۴۲۴۵ میں شیخ عنایت اللہ ولد شیخ خدا بخش صاحب قوم خواجہ شیخ پیشہ دوکانداری عمر ۲۹ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۲ء ساکن تخت ہزارہ ڈاکخانہ تخت ہزارہ ضلع سرگودہا صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵۵/۱۱/۲۸ کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری غیر منقولہ جائداد میں سے ایک مکان خام واقعہ تخت ہزارہ ہے۔ جس کی قیمت موجودہ اندازاً تین صد روپیہ ہے۔ اس کے علاوہ میرا گذارہ دوکانداری کے ذریعہ پر ہے۔ جس کی سالانہ آمد تقریباً دو صد روپیہ تک ہو جاتی ہے۔ میں تازیست اپنی حصہ آمد کے ۱/۱۰ حصہ کو داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اس کے علاوہ میرے مرنے کے بعد جو میری جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔

العبد عنایت اللہ بقلم خود

گواہ شد :- راجہ بشیر الدین احمد جنجوعہ ساکن مڈھ رانجھا حال مدرس تخت ہزارہ ضلع سرگودہا

گواہ شد :- سید مہتاب شاہ دیہاتی مبلغ مقیم تخت ہزارہ سکنہ کھونکر ضلع سرگودہا

نمبر ۱۴۲۱۴ میں شیخ محمد نصیب ولد شیخ قطب الدین مرحوم قوم ککے زئی پیشہ سابق ملازمت عمر ۷۶/۵۵ سال تاریخ بیعت ۱۸۹۷ء ساکن سابق قادیان حال خانقاہ ڈوگراں ڈاکخانہ خاص ضلع شیخوپورہ صوبہ مغربی پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ اکتوبر ۱۹۵۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ (۱) میری خود پیدا کردہ جائداد غیر منقولہ قادیان میں ایک دو منزلہ مکان اور اس کے سامنے تین مرلہ زمین ہے۔ اور موضع کھارہ میں اراضی زرعی ۳۸ کنال ۷ مرلہ رہن با قبضہ ہے۔ جب خدا پھر قادیان دلا دے اور یہ مذکورہ بالا جائداد میرے قبضہ میں آوے تو اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں کہ میری وفات پر اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ یا میرے وارث اس کے دسویں حصہ کی قیمت مروجہ وقت نقد ادا کر دیں۔ (۲) اور موضع چھینہ متصل خانقاہ ڈوگراں تحصیل و ضلع شیخوپورہ میں کھارہ متصل قادیان کی اراضی کے عوض ۲۶ کنال ۱۴ مرلے اراضی زرعی نہری عارضی منتقل میرے نام الاٹ ہوئی ہے۔ جس پر میرا قبضہ ہے۔ مگر حکومت پاکستان کے قوانین کے تحت مجھے اس کے رہن بیع اور ہبہ کرنے کے حقوق حاصل نہیں۔ (۳) موضع شہاب پورہ تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور میں میری بیوی کا ایک باغ ۵ کنال ۱۶ مرلہ تھا۔ اس کے عوض مجھے چھینہ میں ایک باغ اٹھارہ خسرہ نمبری ۲۱۲۲ الاٹ ہوا ہے جو نہری ہے۔ اس میں چہارم حصہ میرا ہے لہٰذا میں مربعہ دست اور باغ کے اپنے حصہ کی آمد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ پاکستان وصیت کرتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالےٰ آمد کا دسواں حصہ بعد وضع اخراجات معاملہ سرکار وغیرہ خزانہ صدر انجمن میں باقاعدہ داخل کرتا رہونگا (۴) اگر قادیان و کھارہ والی جائداد پر میرا قبضہ ہوگا یا جب پاکستان میں الاٹ شدہ جائداد کے حقوق مالکانہ مجھے مل جائیں۔ تو تب جائداد کے دسویں حصہ کی وصیت منصور ہوگی۔ اور آمد جائداد کی وصیت منسوخ سمجھی جائے گی۔ اور میرے مرنے پر اس جائداد کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان یا ربوہ جیسی کہ صورت ہو مالک ہوگی۔ (۵) اگر میں آئندہ کوئی جائداد پیدا کروں گا۔ اس کی اطلاع بھی مرکز میں دوں گا۔ اسکے بارے میں بھی مذکورہ بالا وصیت حاوی ہوگی۔ لہٰذا یہ چند سطور لکھ دی ہیں۔ کہ سند رہے اور وقت پر کام آوے

العبد۔ محمد نصیب ولد قطب الدین۔

گواہ شد صوبیدار عبدالرحمٰن پنشنر ولد شیخ محمد نصیب موصی ساکن خانقاہ ڈوگراں

گواہ شد۔ محمد طفیل بقلم خود سیکرٹری مال خانقاہ ڈوگراں

نمبر ۱۴۲۶۵ :- حلیمہ بی بی زوجہ چوہدری نادر بخش قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۸۹ رتن ڈاکخانہ چک ۸۵ ڈی۔ بی سرشمیر روڈ ضلع لائلپور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵۶/۱/۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں اس وقت میری حسب ذیل جائداد ہے جس کی میں وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔ حق مہر ۳۲/- روپے۔ اور نقد یکصد روپیہ۔ کل ۱۳۲/- روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی میں وصیت کرتی ہوں۔ اگر میرے مرنے کے بعد کوئی جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان وصول کرنے کی حقدار ہوگی۔

العبد نشان انگوٹھا حلیمہ بی بی موصیہ

گواہ شد محمد ابراہیم انسپکٹر دفتر وصیت ربوہ

گواہ شد اقبال احمد جالندھری دفتر حفاظت مرکز ربوہ

نمبر ۱۴۲۴۸ :- میں حمید اللہ صابر ولد میاں سراج دین صاحب قوم باجوہ پیشہ ملازمت عمر ۱۸ سال ۳ ماہ اٹھارہ دن پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ڈاکخانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم دسمبر ۱۹۵۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری کا جائداد اس وقت کوئی نہیں ماہوار آمد اس وقت مبلغ ۶۰/- روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔

العبد۔ حمید اللہ صابر

گواہ شد۔ محمد جمیل دفتر وصیت ربوہ

گواہ شد عبدالرشید بقلم خود۔ ابن عبدالحق صاحب مرحوم کلرک دفتر وصیت ربوہ

نمبر ۱۴۲۴۷ :- میں عبدالرب ولد چوہدری عبدالواحد صاحب قوم ارائیں پیشہ زراعت عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۳۸ ایم بی ڈاکخانہ قائد آباد ضلع سرگودھا۔ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵۵/۱۱/۱۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد ملکیت کوئی نہیں ہے۔ گورنمنٹ پاکستان کی مجوزہ شرائط کے مطابق پندرہ ایکڑ زمین تھل میں قیمتاً خرید کی ہے۔ جس کی اقساط مقررہ وقت میں ادا کرنے کے بعد حقوق ملکیت حاصل ہوں گے۔ میری موجودہ آمد مذکورہ زمین کے ذریعہ سالانہ ۳۰۰/- روپیہ ہے۔ میں تازیست اس آمد کے ۱/۱۰ حصہ کو داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے کے بعد جو جائیداد ثابت ہو۔ اس پر بھی ۱/۱۰ حصہ کے رو سے یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد۔ عبدالرب بقلم خود۔

گواہ شد :- عبدالواحد بقلم خود چک ۳۸ ایم۔ بی ڈاکخانہ قائد آباد ضلع سرگودھا۔

گواہ شد :- محمد ابراہیم انسپکٹر دفتر وصیت ربوہ حال چک ۳۵ ایم بی ڈاکخانہ قائد آباد ضلع سرگودھا۔

جامعہ احمدیہ کی طرف سے مبلغین اسلام کے اعزاز میں

خوش آمدید اور الوداع کی مشترک تقریب

ربوہ ۳۰ دسمبر۔ کل شام جامعہ احمدیہ کے اساتذہ اور طلبہ کی طرف سے میدان تبلیغ سے آنے والے اور تبلیغ اسلام کی غرض سے باہر جانے والے مجاہدین احمدیت کے اعزاز میں خوش آمدید و الوداع کی ایک مشترکہ تقریب منعقد کی گئی۔ جس میں مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس سابق امام مسجد لنڈن و مبلغ بلاد عربیہ نے صدارتی تقریر کے دوران قرآن مجید کی روشنی میں فریضۂ تبلیغ کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے مبلغین کرام کو بعض قیمتی ہدایات دیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض ارشادات اور واقعات پیش کر کے اس قسم کی تقاریب کی اہمیت واضح فرمائی۔

تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد جامعہ احمدیہ کے پرنسپل مکرم مولوی قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے ایک مختصر سی تقریر میں بتایا کہ جن تینوں مبلغین کرام کے اعزاز میں یہ تقریب منعقد کی گئی ہے۔ وہ تینوں ہی جامعہ کے فارغ التحصیل ہیں آپ نے فرمایا۔ جامعہ کو اپنے ایسے فرزندوں پر ناز ہے کہ جنہیں سالہا سال تک دنیا کے مختلف ممالک میں تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کرنے کی توفیق ملی ہے یا جو اب اسی غرض کے تحت اپنے وطن اور گھر بار کو چھوڑ کر خدمت دین کی خاطر دنیا کے دور دراز علاقوں میں جا رہے ہیں۔ آپ نے کہا ہم مکرم مولوی محمد شریف صاحب کو خوش آمدید کہتے ہیں۔ جو ۱۸ سال تک سرزمین فلسطین میں فریضۂ تبلیغ ادا کرنے کے بعد واپس آئے ہیں۔ اور سابق مبلغ انڈونیشیا مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب اور مکرم کمال یوسف صاحب کو جو ہالینڈ اور سکنڈے نیویا تشریف لے جا رہے ہیں۔ دلی دعاؤں کے ساتھ الوداع کہتے ہیں۔ یہ اور وہ سب مبلغین جن کے ذریعہ اس وقت زمین کے کناروں تک اسلام کی تبلیغ ہو رہی ہے مستحق مبارکباد ہیں۔ کیونکہ انہوں نے اپنے عمل سے جامعہ احمدیہ اور جامعۃ المبشرین کے قیام کی غرض کو پورا کر دکھایا ہے۔ آپ نے ان ہر دو اداروں کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے جامعہ کے موجودہ طلبہ اور دیگر احمدی نوجوانوں کو توجہ دلائی کہ وہ بھی اپنے پیشرو مبلغین اسلام کے نقش قدم پر چلتے ہوئے دنیا کے دور دراز ممالک میں پھیل جائیں۔ اور پوری محنت اور جانفشانی سے تبلیغ کا فریضہ ادا کر کے بعد میں آنے والی نسلوں کے لئے خدمت دین کی ایک اعلیٰ مثال قائم کر دکھائیں۔ تا تبلیغ اسلام کا یہ سلسلہ نسلاً بعد نسلٍ چلتا چلا جائے۔ یہاں تک کہ ساری دنیا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے آ جمع ہو۔

محترم پرنسپل صاحب کی تقریر کے بعد مولوی محمد شریف صاحب اور حافظ قدرت اللہ صاحب اور کمال یوسف صاحب نے مختصر سی تقاریر میں جامعہ احمدیہ کے اساتذہ اور طلبہ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے ان سے دعا کی درخواست کی کہ اللہ تعالےٰ انہیں اپنا عہد نبھانے اور پوری تندہی سے خدمت دین کا فریضہ ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے تا وہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی توقعات کو پورا کرنے والے ہوں۔

آخر میں مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس کی صدارتی تقریر کے بعد یہ مبارک تقریب دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔ تقریب میں جامعہ کے اساتذہ اور طلبہ کے علاوہ صدر انجمن احمدیہ کے ناظر صاحبان اور بعض دیگر بزرگان سلسلہ نے بھی شرکت فرمائی۔

ربوہ میں پروفیسر روڈنوف کی آمد

بقیہ صفحہ اول

بعدہٗ پروفیسر روڈنوف نے روسی زبان میں ایک مختصر سی تقریر کرتے ہوئے اس امید کا اظہار کیا کہ ایک دوسرے کو سمجھنے کی کوشش سے اقوام عالم کے باہمی اختلافات اور تنازعات بالآخر دور ہو جائیں گے۔ دوران تقریر میں آپ نے پاکستانی طلبہ کے علمی ذوق و شوق کی بہت تعریف کی۔ آپ کے سیکرٹری مسٹر اے۔ جی۔ مارگنوف نے آپ کی تقریر کو انگریزی میں بیان کر کے ترجمان کے فرائض سر انجام دیئے۔ تقریر کے بعد خاصی دیر تک سوالات کا سلسلہ جاری رہا جو زیادہ تر سائنسی امور سے متعلق تھے۔

ترجمان کی وساطت سے پروفیسر صاحب نے ان کے مختصر جواب دیئے۔ روس میں مذہب پر پابندیوں سے متعلق متعدد سوالات کے جواب میں آپ نے کہا۔ پاکستانیوں کو روس کے متعلق اور روسیوں کو پاکستان کے متعلق اتنی ہی معلومات حاصل ہیں۔ جتنی دونوں کو چاند کے متعلق ہیں۔

دوپہر کے کھانے کے بعد لاہور واپس جانے سے قبل پروفیسر روڈنوف نے امام جماعت احمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ سے بھی ملاقات کی۔

حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب درد

(بقیہ صفحہ ۵)

کے لئے حاضر ہوئے تھے۔ لیکن مجھے اعتراف ہے۔ کہ ان کی زندگی کے ان رخوں پر لکھنے والے مجھ سے بہتر وجود موجود ہیں۔ اور مجھے امید ہے۔ کہ وہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اس عظیم اور انتھک خدمتگذار کی ان خدمات کو منصۂ شہود پر لانے کی ضرور کوشش فرمائیں گے۔ جو آئندہ نسلوں کی صحیح رہنمائی کا موجب بن سکتی ہیں۔

کم گوئی اور کم آمیزی مرحوم کی دو مخصوص عادتیں تھیں۔ انہی کے سبب بعض ایسے افراد جو کبھی ان کے قریب نہ ہو سکے۔ ان کے متعلق یہ کہتے ہوئے بھی سنے گئے۔ کہ

”وہ ایک پراسرار آدمی ہے۔ کسی سے بولتا نہیں۔ لباس سے بے پروا رہتا ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی محفل میں بھی میلے کپڑوں ہی سے چلا جاتا ہے۔“

حالانکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ وہ شخص فنائی الخلیفہ تھا۔ فنافی المحمود تھا۔ اور اس کی زندگی کا ہر ثانیہ ہر لحظہ۔ ہر ذوق۔ اور ہر خواہش اللہ اور اس کے دین کے لئے وقف ہو چکی تھی۔ اور اس کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے۔ کہ آج اسی کم گو۔ کم آمیز اور میلے کپڑوں والے درد کے لئے اس کے آقا کی آنکھیں پرنم ہیں۔

کون اندازہ کر سکتا ہے۔ اس روح کی مسرت کی گہرائیوں کا جو جنت الفردوس کی مہکتی ہوئی فضاؤں میں پرواز کرتے ہوئے یہ دیکھ رہی ہوگی۔ کہ اس کا محبوب اس کے لئے سوگوار ہے۔ اس کا مرکز حسن و خوبی اس کے لئے اشکبار ہے۔ لیکن نہیں! شاید حقیقی محبت کی تڑپ اسے اضطراب اور درد و کرب کو بھی مسرت بھری نگاہوں سے نہ دیکھنے دے۔

میرا خدا اس روح کو اپنے فضل سے نوازے۔ اسے اپنے ذاتی قرب کی طمانیتوں سے فیضیاب کرے۔ اس کے آقا کی درد و کرب بھری تمام التجاؤں کو سنے اور اسے اس کا نعم البدل عطا فرمائے۔ اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اس عظیم خلاء کو محض اپنے فضل سے پورا کرے۔ آمین ثم آمین۔

درخواست دعا

میرے چھوٹے بھائی عزیزم فاروق احمد کے کان کا اپریشن مؤرخہ ۲۵ جنوری کو میو ہسپتال میں ہوا ہے۔ اپریشن خدا تعالےٰ کے فضل سے کامیاب رہا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(چوہدری) سمیع اللہ بی۔ اے
۲۸ میکلوڈ روڈ لاہور